هو الغفور الرحیم
پیپی از دل اندوه گینی که تصویرش باشد چنینی
سراپای سراپا المسمی به
تصویر غم
از تصنیفات حضرت حکیم اشرف علیصاحب متخلص به مست
صاحب رساله ترکیب الصلوة و رساله دافع السموم و رساله هیضه و
طاعون و رساله چیچک و رساله کشتی
مطبع منشی نولکشور واقع لکهنو مین چهپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نستعینہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تصویر غم عشق نگار سراپا بہار از کلک خیال بر سفینہ سینہ کشیدن شیوہ دلداد گانست و تقریر الم فرقت دلدار غفلت شعار در عین رنج و ملال از گوش دل شنیدن کار عاشقان ؎

عیان اُس میں ہے جیسے کہ اپنی بے سروپائی ❊ سراپا ایک ایسا کر رقم وصف آفت جان کا

ہجر جانان میں اپنی بیتابی دل کا حال کیا بتاؤں بیقراری و آہ و زاری کا احوال کیا سناؤں سوز دروں سے زبان جلی جاتی ہے نفس سرد کے باعث ہر رگ و پے گلی جاتی ہے جسم زار میں کچھ ناتوانی ہے رعشہ ہر عضو دیدہ شکل دلبر ندیدہ میں سوز میں اشکبار رہے ؎

میاں جرأت

چین دیتی نہیں جانان کی جدائی مجھکو ❊ کاش لیجائے کہیں کو میں آئی ہے سکو ؎

قامت

۔۔۔ قامت رشک شمشاد کی تصویر میں سرو آہ کا صنوبر دل سے پیوند ہوتا ہے شور قیامت ہے

وہیان ہتا ہے جو ابرو ہی بت بے پیر کا ۔ اور کٹی کہتے ہین جسکو میان ہے شمشیر کا

مولوی حافظ رشید النبی متخلص بہ وحشت مفتی عدالت دیوانی ضلع ہوگلی شاگرد

حافظ اکرام احمد ضیغم

یاد ابروؤن مین تمہارے کٹ گئے ایام غم ۔ ہجر مین ہر دم ہمین شمشیر کا دم ہوگیا

چشم

چشم مست کی وہیان مین شکل بادہ جوش ہے صورت شیشہ خروش ہے شغل گریہ مدام ہے آہ و زاری سے کام ہے جاگتے جاگتے سحر ہوتی ہے ہر شب آنکھون مین بسر ہوتی ہے ہوش جاتا ہے غش آتا ہے

ہے گمان حباب کے پیمانہ ٹل چکا آنکھون سے نیل ۔ یاد چشم مست نے بیہوش ایسا کر دیا

لاادہی

چشم بیمار نے مجھے مارا ۔ مردم آزار نے مجھے مارا

مژگان

تیر مژگان کے خیال مین ناوک غم سے سینہ فگار ہے خدنگ الم پہلو مین وسار ہے چشم خونبار ہے چہرہ زعفران زار ہے

دم بدم دل پہ میرے تیغ ستم کا وار ہے ۔ ناوک غم یاد مژگان مین جگر کے پار ہے

حضرت شاہ رؤف احمد رافت رحمۃ اللہ تعالیٰ تلمیذ حسرات

ہے کسکی مژگان کی آہ یارب چبھی ہین سینہ مین ہماری ہین
کہ شکل غربال پڑگئی ہین ہزارون روزن دل جگر مین

مولوی عبد الغفور خان بہادر نساخ

یاد مژگان مین کسی کروٹ نہ چین آیا مجھے ۔ خار بستر سے تو ہر تار سے [illegible]

کاجل

کاجل کے تصور میں سنگ ستم سے دل پس کے سرمہ ہو گیا ہے آنکھوں میں غبار جسم ہے چشم منتظر گاہ پتھرا جاتی ہے گاہ نم ہے۔

تری کاجل کا دھیان ایسا غضب ہے ۔ مرا ہر روز روشن تیرہ شب ہے

بینی

بینی کی یاد میں ساری خود بینی جاتی رہی اپنا ناک گھسا کرتا ہوں غم سے ناک میں دم ہے جان بلب ہوں تھرتھراتا ہوں سانس تیز تیز چلتی ہے آہ آتش بیز نکلتی ہے۔

ہر روز جدائی میں بیان رنج و الم ہے ۔ بینی کے تصور میں مرا ناک میں دم ہے

رخسار

رخسارہ گلرنگ کے تصور میں مثل گل صد برگ غدار پارہ پارہ ہو گیا دل کا حال چہرے سے آشکارا ہے جگر بیتاب ہے دیدہ بیخواب ہے منہ زرد ہے سینے میں درد ہے آہ سرد بھرتا ہوں نالہ آتشیں کرتا ہوں۔

یاد رخ گلرنگ میں دیتے ہیں دکھائی ۔ گلہائے گلستان جہاں خار نظر میں

مولوی عبد الغفور خان بہادر نساخ رحمۃ اللہ تعالے

یاد کرتا ہوں تری پھول سے رخسار کو میں ۔ پھونک دے نالہ سوزان مرا گلزار کو میں

کان

کانوں کے دھیان میں نالہ کا زور ہے شغل فغان کا شور ہے دل غمناک ہے چشم نمناک ہے۔

یاد میں کانوں کی تیری روز و شب اے کان حسن ۔ مست تیرا کر رہے ہیں خوب ہی [illegible]

ناک

بالی کے خیال میں بلا کا سامنا ہے زندگی محال ہے ضعف سے آنکھوں میں حلقہ پڑ گئے ہیں برا احوال ہے +

یاد آتا ہے جو بالی کا نکا بالا مجھکو ++	گھیر لیتا ہے وہیں حلقۂ سودا مجھکو

بُندا

یاقوت کے بندوں کی یاد میں قوت اپنا ہیرے کی کنی ہے سخت جان کنی ہے +

بجلیاں کوندتی ہیں پیش نظر اوڑتی ہیں ہوش	یاد آتا ہے جو تابندہ وہ بندا مجھکو

بجلیاں

بجلیوں کے تصور میں برقِ غم خرمنِ جاں نسوز ہے آنکھوں کی جھڑی شب و روز ہے +

شعر

بجلیوں کی یاد میں وہ مضطرب احوال ہے	برق کا شعلہ ہے جو تن پہ ہمارے بال ہے

لب

لبِ لعل کے خیال میں خون کا پیتا ہوں خون روتا ہوں لبوں پر دم ہے ہچکیوں سے خونی ہے روز منہ
دہوتا ہوں زور رنج و الم ہے +

یاد لعل لبِ جاناں میں ہیں جان برلب	تا لبِ گور رکھی دم میں ہے جانا مجھکو

سرخیِ پان

پان کی لالی کی یاد میں جان کے لالے پڑے ہیں خون تھوکتا ہوں چھاتی پہ غم کی سل ہے
جی تو ہم سے خفا ہے بیقرار دل ہے +

خون تھوکتا ہوں پان کی سرخی کی یاد میں	مجھکو طبیبا شربتِ عنّاب چاہیے

مسّی

مسی کی تصور میں ہمارا جہان اپنی آنکھوں میں سیاہ ہے لب پہ کبھی نالہ ہے کبھی آہ ہے +

دہیان اون ہونٹوں کی مسی کا جو آجاتا ہے	ایک اندھیر اسا میری آنکھوں میں چھا جاتا ہے

دہن

دہن تنگ کے دھیان میں زندگی سے دل تنگ ہے سر ہے اور تنگ ہے دن رات روتا ہون سیل اشک سے جہان کو ڈبوتا ہوا ہون ٭

یاد دہن تنگ میں دل تنگ ہون ایسا ۔۔۔ رہتا ہے جیسے عزم سدا ملک عدم کا

دانت

گوہر دندان کے خیال میں دانت زیرہ الماس کا کام کرتے ہیں چشم قاتل کو نام دھرتے ہیں ڈاڑھیں مار کے روتا ہون ہیرا موتی پڑتا ہون عزت و آبرو کا لحاظ نہیں پاس نہیں کوئی ہمدرد و غمخوار آس پاس نہیں ٭

ہوئے بیہوش دانت بیٹھ گئے ۔۔۔ یاد آئی جو برق دندان کی

زبان

زبان کی یاد میں کبھی تو خاموش گذار رہتا ہون کبھی بیہوش پڑا رہتا ہون کبھی لب نہیں کھولتا منہ سے نہیں بولتا اور کبھی لب پر آہ ہے کبھی نالہ جانکاہ ہے کبھی وہ شور مچاتا ہون کہ آسمان کو سر پر اوٹھاتا ہون ٭

زبان کی یاد میں یہ حال ہے کچھ کہہ نہیں سکتا ۔۔۔ عجب مشکل ہے چپ بیٹھا کہ چپ بھی رہ نہیں سکتا

چاہ ذقن

چاہ ذقن کی یاد میں ہر ایک چشم چشمہ خونبار ہے چاہ چاہ نہر روش جاری ہے اسی چاہ کی بدولت عقل بازلی ہو گئی ہے کنوئیں میں جھانکتا ہون کوچہ و بازار میں ڈانوان ڈول پھرتا ہون خاک پھانکتا ہون ٭

ہون غریق بحر غم چاہ ذقن کی یاد میں ۔۔۔ یک سمندر موجزن ہے خاطر ناشاد میں

گلو

گلے کی یاد ایک بلا ہے ہر دم چھری تلے گلا ہے جان پر بن گئی ہے مرنے کی ٹھن گئی ہے ہچکی بندھی ہے حال ردی ہے ٭

گلے کی یاد میں دم ٹوٹتا ہے ٭٭ گھٹا ہے میرا او دوست خفا ہے

گردن

گردن کے تصور میں کارد بر استخوان پہنچی ہے ہونٹھوں پر جان پہنچی ہے ہر دم آہ بھر دہتا ہوں پیہم نالہ کرا ہوں گھٹتا ہوں ٭

ہے تصور بیاض گردن کا ٭ میری ہر رات صبح محشر ہے

طوق گردن

طوق گردن کے تصور میں حلقہ حیرت گلوگیر ہے زندان الم میں اسیر ہوں پاؤں میں غم کی زنجیر ہے

لبوں سے آشنا ہو حال دل کیونکر بھلا میرا ٭ خیال طوق گردن گھونٹتا ہے اب گلا میرا

جگنو

جگنو کے دھیان میں ہر شب مثل کرم شبتاب آہوں سے شرارے نکلتے ہیں دوست دلسوز ہیں مجھ پر جسم کھاتے ہیں دشمن جلتے ہیں ٭

یاد میں جگنو کے چمکا اور داغ دل مرا ٭ بڑھ گیا خورشید محشر سے مہ کامل مرا

دھگدھگی

دگدھگی کے خیال میں شعلہ شوق بھڑکتا ہے سینے میں مرغ دل پھڑکتا ہے ٭

ہے عجب ایک بیقراری خاطر ناشاد میں ٭ دل دھڑکتا ہے جڑاؤ دگدھگی کی یاد میں

چنپاکلی

چنپا کلی کی یاد مین ہر دم بیکلی رہتی ہے غنچہ دل کھلا یا جاتا ہے گل گلشن کو خار سمجھتا ہون کیسی روش چمن ہستی مین بجاتا ہے ٭

چنپا کلی کی یاد مین کیسی ہے بیکلی ٭
گلشن مین سیان ہو ایسی ہے بیکلی

شانہ

شانو نکے تصور مین دست اختیار سے جی چھوٹ جاتا ہو ثبات سرشتہ جان ٹوٹا جاتا ہے ٭

گاہ سینہ کوٹتا ہون پیٹتا ہون گاہ سر
مارتا ہون دہیان مین شانہ کے گاہے سر پا

تصور مین ہے اوس لبرکا شانہ ٭٭
بنا ہون ناوک غم کا نشانہ ٭٭

بغل

بغلونکے خیال مین خار پہلو سے دست و بغل ہے چشم و خواب مین جنگ و جدل ہے ٭

تکیہ ناک ہے جسے بغل کے سینہ مین رہتا ہے
اوسکی بغلونکے تصور مین بغل خالی ہے

بازو

بازو کی مچھلیونکے دہیان مین مثال ماہی بے آب تڑپ تڑپ کر زندگی بسر کرتا ہون دانہ پانی حرام ہے نہ جیتا ہون نہ مرتا ہون ٭

تصور مین کیسی زندگی ہین مچھلیان ہر دم
ہو کیون چشم گریان مین سیر عالم [illegible]

نورتن

نورتن کی یاد مین چھکے چھوٹ گئے ہین حیران رہتا ہون بارہ مہینے رنج و الم درد و غم سہتا ہون آٹھ آٹھ آنسو روتا ہون اسی شش و پنج مین جان کھوتا ہون ٭

آنکھین بہی پتھرا گئین اور ڈہلگیا منکا ہین
یاد جو بازو پہ آیا نورتن ہلکا ہوا

کلائی

کلائیون کے خیال مین اس حال کو پہنچا ہون کہ یکدست کفِ افسوس ملتا ہون کبھی جی کو نہ کل آئی شب و روز بے چین رہتا ہون سوزِ دروں سے جلتا ہون نبضین چھپ گئی ہین جو اس کھٹکاتے نہین ہین ؛

دیتی ہے دستِ اجل تک وہ کلائی پہنچا | یاد آئی مست نہ کر اونکی کلائی پہنچا

چوڑی

چوڑیون کے تصور مین سارا بانکپن خاک مین مل گیا ہے جان لب پر پہنچی ہے احباب حال اپنے چھپنی کو کہتے ہین جب مین بتانے لگتا ہون وہ سننے کی تاب نہین لاتے ہین رو کر اوٹھ جاتے ہین ؛

چوڑیون کا خیال ہے دن رات ؛ | ہون اسیرِ کمندِ عشق ہیہات

ہاتھ

ہاتھون کے خیال مین پارہ پارہ دامان ہے ٹکڑے ٹکڑے گریبان ہے کبھی سر پہ ہاتھ ہے کبھی جگر پہ ہاتھ ہے ؛

یہ حال ہو گیا ترے ہاتھون کی یاد مین | پہلو مین دل ہے پھول ہو جیسے ملا ہوا

کفِ دست

ہتھیلیون کی یاد مین دل سرِ کف ہے تیغِ غم خنجر بکف ہے ؛

مین ہیہات کیسے حال اپنا ہم جدائی مین | جگر خون ہو گیا یادِ کفِ دستِ حنائی مین

رنگِ حنا

رنگِ حنا کے دھیان مین تلوون سے آگ لگی ہے منہ پہ ہوائی اڑتی ہے رنگ اپنا فق ہے ہتھیلی کا الم تا زیست [illegible] تعلق ہے ؛

جاتے ہین ؛ وحشت دلسے کوئی محرم ہین لوگ دیوانہ بتاتے ہین ؛

محرم کے خیال ہین دم تنگ آتا ہون ؛ دم سینے مین رک جاتا ہے گھبراتا ہون

چڑیا

انگیا کی چڑیا کی تصویر مین اپنے ہاتہ سے کے واسطے اوڑ گئے طائر دل قفس سینہ مین گھبراتا ہے ؛

دم ہوا ہوتا ہے جو سنتا ہے ؛
چڑیا انگیا کی جو یاد آتی ہے اے غیرت گل ہوش دم بہر مین اوڑا دیتی ہے مثل بلبل
چڑیا انگیا کی یاد دلواکر ؛ طائر دل اوڑا دیا کس نے ؛

مولوی عبدالغفور خان بہادر نساخ

ادس کی انگیا کی جو چڑیا کا بھی ہے ہیان ہے کفدست آشیانہ طائر افسوس کا

کرتی

کرتی کے خیال مین جامہ تن کو چاک کرتا ہون غم جانان گریبان گیر ہے عشق کے جال مین پڑا پھنسا ہون رہائی کی خاک تدبیر ہے ؛

ہے دام بلا جالی کی کرتی کا خیال کیون نہ لپیٹ ہووے طائر دل کو وبال

پشت

پیٹہہ کی یاد مین کمر خم ہوئی جاتی ہے پیٹہہ بستر سے لگی جاتی ہے ؛

وس پیٹہہ کی فرقت مین عجب حال ہوا ہے ایک درد ہے سینے مین میری پشت دوتا ہے

شکم

شکم صاف کے تصور مین دل لگا رہتا ہے بیٹہے غم کی لپیٹ مین آ گیا ہون نہ دین کا خیال نہ دنیا کی خبر ہے زندگی کے دن بہرتا ہون پیٹ کھاتا ہوا مرتا ہون ؛

یاد شکم صاف مین یان درد جگر ہے ۔ پہتیا ہی عاشق کی بھلا کسکو خبر ہے

ناف

ناف کی دھیان مین ورطۂ غم کے چکر مین آگیا ہون دل مین دریاے رنج موجزن ہے شب و روز اسی فکر مین گھل گھل مرتا ہون خموشی قفل دہن ہے بحر الم دل مین جوش کھاتا ہے جی ڈوبا جاتا ہے ۔

غریق ورطۂ غم ہون خیال ناف دلبر مین ۔ تڑپتا ہے بشکل ماہی بے آب دل بر مین

کمر

کمر نازک کے خیال مین دبلے پن ناتوانی کا زور ہے زمانے مین جسم زار کی نحافت کا شور ہے ضعف سے غش آتا ہے لخلخہ سنگھایا جاتا ہے ۔

ناتوان ہون اسقدر یاد میان یار مین ۔ بال کا ہوتا گمان ہے میرے جسم زار پر

مولوی عبد الغفور خان بہادر نساخ

شوخ کی کمر کی یاد مین ایسا نزار ہون ۔ ملتا نہین نشان میرے جسم زار کا

کولہے

کولھون کی یاد مین دل ٹوٹ گیا ہے جی چھوٹ گیا ہے ۔

تجھسے تو ابھی بار الم اوٹھ نہین سکتا ۔ کولھونکی جدائی مین کمر بیٹھ گئی ہے

سُرین

سرینون کے خیال مین سر پہ غم ٹوٹ پڑا ہے اوٹھنے کی تاب نہین جی بیٹھ گیا ہے

خیال اوسکے سرین صاف کا جو سامنے آتا ہے ۔ مثال آئینہ ہی سخت ہر دم سر بزانو ہون

رانین

آئینہ زانو کے تصور مین صبر و استقلال کی قلعی کھل گئی ضبط کی تاب نہین دن کو چین نہین شب کو خواب نہین ایک ایک کا منہ تکتا ہون آپ ہی آپ کچھ بکتا ہون کبھی حیرت ہے کبھی آہ و فغان کی شدت ہے ؛

یاد جب آتا ہے زانو تیرا	ہاتھ ہوتا نہین زانو سے جدا

ساق

ساق کے دھیان مین کبھی دم گھٹنے لگتا ہے کبھی سکتا ہے کبھی آہ و زاری ہے سر شک کے پائے ہلاتا ہون کبھی بیقراری سے تلملاتا ہون ؛

یاد شمع ساق مین آتش بجان ہے دل مرا	موم تھا اب شعلۂ آتش فشان ہے دل مرا

پائجامہ

پائجامہ کے خیال مین دست پاچہ ہون زانو پیٹتا ہون سر ٹکراتا ہون عجب مصیبت کے گھیر مین آگیا ہون کہ نکلنا دشوار ہے غم کھاتا ہون پیچ اوٹھاتا ہون ؛

یاد آتا ہی جو اوسکا پائجامہ تنگ چست	بیکلی حد سے سوا ہے زیست سے مین تنگ ہون

کڑی

کڑون کے تصور مین جی سخت گھبراتا ہے دل نے وہ پاؤن نکالے ہین کہ ہاتھون سے نکلا جاتا ہے

کڑون کی یاد مین ایسا مین سرگردان و مضطر ہون	کہ بیتابی سے گاہے گھر کے باہر گاہ اندر ہون

چھڑی

چھڑون کی یاد دم توڑے دیتی ہے بے موت جان لیتی ہے ؛

چھڑانے کی نہ کر اہی مست تدبیر	چھڑون کی یاد مین ہون پا بہ زنجیر

پائنچ

پاؤن کے خیال مین در و دیوار سے سر ٹپکتا ہون دیوانہ وار تکتا ہون گلیون کی خاک
چھانتا ہون کسیکا کہا نہین مانتا ہون سر دھنتا ہون سنگ سے جھینکتا ہون سراپا ایک قیامت
برپا ہے یہی شغل صبح و مسا ہے ٭

یاد مین پاؤن کی ہے بادیہ گردی سے کام — کرتے ہین اے مست ہم وحشت نوردی مدام

کف پا

کف پا کی یاد مین ایڑیان رگڑتا ہون خار بیابان سے جھگڑتا ہون ٹھوکرین کھاتا ہون
گرا جاتا ہون ٭

اوس کف پا کی تصور مین لیا جاتا ہے دل — کیا بتائین کچھ گئے ہین ہم عجب انداز مین

ناخن پا

ناخن پا کے تصور مین سینے مین خلش ہے دل کو طپش ہے ٭

جب اوس خورشید رو کا ناخن پا یاد آتا ہے — ہلال عید خنجر بنکے کیا مجکو ڈراتا ہے

کفش

کفش زرین کے دھیان مین دل پامال ہے زندگی وبال ہے پچھاڑین کھاتا ہون سر پر
خاک اوڑاتا ہون ٭

ٹھوکرین در در کے کھلواتی ہے یاد کفش پا — خاک ہر کوچہ کی چھنواتی ہے یاد کفش پا

باوجود اس حال پر ملال و عالم مفارقت پر آفت کے یہی مقام شکر ہے کہ تصور یار مین زندگی
بسر کرتا ہون سواے اوسکے کسی کا دم نہین بھرتا ہون ٭

گو نہین ہم روبرو پر دھیان کی توفیق ہے — ان دنون اپنا تصور ہمسر تصدیق ہے

لیکن جب ضبط کی تاب نہین رہتی ہے مضطر و بیقرار ہوتا ہون یہ اشعار پڑھکر اونکو

پکارتا ہوں روتا ہوں جان کھوتا ہوں ؛

دلدار دلنواز دلارام مفاعلان ؛ آنکھوں کی میری پتلی کا تارا مفاعلان

مجھکو غم فراق نے مارا مفاعلان ؛ دکھلا دے اپنی شکل خدارا مفاعلان

دیدار آخر ہی نہ ہوا ہائے بدنصیب ؛ مشتاق رہگیا میں تمہارا مفاعلان

کیوں میرے آگے آہ سفر یاں سے کرگئی ؛ وعدہ یہی تھا مجھ سے تمہارا مفاعلان

پھونکی تمہارے ہجر نے تن میں وہ آگ ہے ؛ دل جل کے ہوگیا ہے شرارہ مفاعلان

مانگوں میں ہجر میں ملک الموت سے وصال ؛ اب زندگی نہیں ہے گوارہ مفاعلان

وہ قدِ رشکِ سرو نہ آیا نظر کہیں ؛ ڈھونڈا ہے شہر و باغ بھی سارا مفاعلان

پھر زندگی میں کاش میسر وصال ہو ؛ دامن کبھی نہ چھوڑوں تمہارا مفاعلان

مرغوب تجکو شہر خموشاں کی سیر ہے ؛ لیون حاکم قضا سے اجارا مفاعلان

کیوں منہ چھپا لیا ہے اٹھا دو ذرا نقاب ؛ ہے بسکہ اشتیاق تمہارا مفاعلان

آتا ہے جی میں ترے خنجر ابرو کے دھیان میں ؛ رکھدوں گلے پہ تیغ دو دھارا مفاعلان

خواہش میں دل کی زیر زمیں لیکے جاؤنگا ؛ دیکھا نہ تجھکو ہائے دوبارا مفاعلان

قربان ہوں دل سے یا حبیب آجا تا ترا ؛ وہ لطف وہ وفا وہ مدارا مفاعلان

جلتے ہیں آج تک جو تمہارے فراق میں ؛ بھولی ہے مرگ تام ہمارا مفاعلان

وہ ناز وہ کرشمہ وہ چتون کدھر ہے آہ ؛ وہ غمزہ وہ ادا وہ اشارا مفاعلان

دنیا و دین میں ہمکو کسی سے غرض نہیں ؛ ہے غم ترا رفیق ہمارا مفاعلان

نقشہ ہماری زیست کا ایسا ہی بگڑ گیا ؛ تمنے جو کام اپنا سنوارا مفاعلان

فرقت میں پوچھا مست نے سالِ وصال ؛ دل نے کہا کہ وائے پیارا مفاعلان

تاریخ تسوید تصویر غم از مست ساغر الم

تحریر مین کرتا ہون تصویر غم جانان — لازم ہے قلم تجھکو توقیر غم جانان

شاخ شجر ماتم کا ہاتھ مین ہے خامہ — کیونکر نہ کھینچی مجھ سے تصویر غم جانان

جب سال مسیحائی پوچھا تو کہا دل نے — اے عاشق مقتول شمشیر غم جانان

رو رو کے شب غم مین اس نکتہ کا تصور نے — ساتھ آہ کے کھینچی ہے تصویر غم جانان

۱۲۶۱ھ
۴
۱۲۵۷ھ

تقریظ نیکہ سر چشمہ سخن طرازی غازۂ رخسارۂ نکتہ پردازی خدمت مولوی نصیر الدین حیدر تخلص بہ ساہی منصف ضلع سلہٹ برین سراپا رقم فرمود

مست سخن آنکہ سخن مست اوست — رشتہ ریحان سخن در دست اوست

فکر لطیفش چو رساند دماغ — از نی بی مغز چکاند دماغ

در سخنش فکر سخن رس رسید — تا سخنش گر سخن کس رسد

مست فتد مست سخن بر سخن — مست تخلص چو کند در سخن

مست سخن آمده ہم مست عشق — ساغر لبریزکش از دست عشق

برگ گلی تازه نظر دوخته — دیده ز گلهای دگر دوخته

شور قیامت بسر از قامتی — آفت جانش شده جان آفتی

برق وشی گرمی بازار او — شمع رخی شمع شب تار او

بر سر دل تیغ نظر خورده — خنجر مژگان بجگر خورده

دل ز الم دیده و زخم پاک داشته — صید دل خویش بفتراک داشت

[illegible] — ... تخت سلیمان رسید

صبر به دل سوخت ز سر هوش رفت ✽ مایهٔ آغوش ز آغوش رفت

گنج نمط مخزن خاکش نهفت ✽ بطن صدف گوهر پاکش نهفت

جنت از آن خانه معمور شد ✽ رشک پری آب رخ حور شد

سفر به جوش آمد و از سر فتاد ✽ وعدهٔ دیدار به محشر فتاد

کشتی دل گشت به سیلاب غرق ✽ خرمن جان رفت به تاراج برق

یاد تنکارا ز دل شیدا رفت ✽ گشتنی از خاطر حبلا و رفت

از غم لب تشنهٔ دریا گذشت ✽ وز سر بیا مسیحا گذشت

صبر گران بر دل مشتاق شد ✽ طاقت آرام ز دو طاق شد

بهر سبب دل تشخیص غم ✽ کرد رقم نسخهٔ تشخیص غم

پیکر این نسخه که ارد و کشید ✽ صورت تصویر لبا و کشید

آئینهٔ صورت زیبائی یار ✽ هست سراپا تن سراپای یار

از اثر معنی سحر آفرین ✽ لفظ چو معنی ابروش دلنشین

طرز بیانش همه رنگین ادا ✽ سحر کلامش همه اعجاز نما

ناز و نیاز است و آغوش هم ✽ خرمن و برق است و فاکوش هم

در همه دل جاش چو امید باد ✽ چارهٔ ناکامی شیدا و دید باد

تقریظ یک شاعر شیرین‌زبان نکته‌پرور شیوابیان حاجی ناظر محمد عبداللہ متخلص به آشفته باشندهٔ سلہٹ شاگرد حافظ اکرام احمد ضیغم

سراپا شوق مست بادهٔ عشق ✽ جگر خون گشته و دلدادهٔ عشق

جوانی عاشق زار حسینی ✽ بلاگردان حسن نازنینی ✽

چراغ دودمان محبت زبینش ... بهار بوستان آفرینش

ز بالادستی عشق قوی زور ... فتاد از پای سرو سلحشور

چنانش عشق مرد افگن ز جا برد ... که پشت پهلوی جان بر زمین خورد

بماند در فراق دلبر خویش ... فشانده خاک حسرت بر سر خویش

بضبط درد پنهان زار و رنجور ... بیاد یار نزدیک و ز خود دور

ز جان کاهی درد دلش در شب غم ... نه غیر از شمع کس دلسوز و همدم

خیال او به جان پر ز آفات ... بخواب آمد به دلسوزی ملاقات

کشیدش جذبهٔ عشق وفاکیش ... به آغوش خیال عاشق خویش

تصور خامه تصویر غم کرد ... سراپا چشم پر خونش رقم کرد

ز تصویر غم جانانهٔ او ... چراغ افروخت ماتم خانهٔ او

بوصف قد آن سرو سرافراز ... قلم بر سرو بالایان کند ناز

بعشق حسن آن اندام گلرنگ ... لباس زندگی بر عاشقش تنگ

چو عهدی بسته با بند قبائش ... کف اخلاص و دامان وفائش

ز دست نارسا از دامن او ... گریبان چاک چون پیراهن او

کمند گیسوی آن لعبت هند ... بهر دوش موکشان در غربت هند

جبین آن بهشتی روی پر نور ... کشد خط بر جبین خوبی حور

ز ابرو در بشارت بسمل او ... که نبود خون بها بر قاتل او

ز چشم مست او دلداده از دست ... تخلص میکند مفتون او مست

ز موج گردش او جان بتاب ... فگنده کشتی خود را به گرداب

ز خواب غفلت آن فتنهٔ هشیار / نشد بختش چو چشم خفته بیدار

گهی از مردم چشم سیاهش / سیه‌بختی برنگ دود آهش

گه از سر چشم انتظاری / فتاده در غبار خاکساری

بیاد سوزن مژگان دلریش / بدوزد دامن صدپارهٔ خویش

بشوق مصحف روی دل‌آرا / نمی‌بیند بیاض مهر و مه را

ز خال عنبرینش چشم بد دور / سویدا تا سواد دیده پرنور

دو گوشش بود پاکان گهر جفت / لب تحسین بوصف آن گهر سفت

ز یاقوت لب و الماس دندان / به نظم و نثر لعل و گوهرافشان

لبش را بود الفت با مسی کم / که میگردد ازان یاقوت تسلیم

ولی زان رو که ذوق برگ پان بود / شهیدش را بهای خون همان بود

بوصف آن دهان تنگ گلرنگ / دهان غنچه را هم قافیه تنگ

بنقل حرفش از جادو بیانی / زبان عاشقش در ترجمانی

بدل بردن که دست او نگین کرد / ز ساعد نقد دل در آستین کرد

نه تنها دل بدست دلستان برد / بزور بازویش تاب و توان برد

بوصف آن کف دست حنائی / کف عاشق ید بیضای موسی

ز صدق دل بوصف سینهٔ حسن / چو صبحش در مقابل آئینهٔ حسن

بیاد شوخی آن نار پستان / انار خلد کی خواهد ز رضوان

ز ناف غنچه‌وش چون نافهٔ مشک / ز سودا خون چشم تر شده خشک

ز ان موی میان کو نیست در آفاق / نباشد هیچ شک [illegible] ز هستی

به یاد و زانوی او سر بزانوش	نشسته محو حیرت در خیالش
بچشم کشته آن ساق زیبا	نه کنجد ساق عرش و شاخ طوبی
ز پایش تا حنا و بند جسته	نباشد خون پا پالش نهفته
ز خون دل بشوق آن کف پا	کنند گلگونه رومی [illegible]
بیاد ناخن پاے نگارین	اجل ناخن زند بر جان غمگین
بنازم طرز رنگینیش یعنی	ز خون دیده آن نقاش معنی
بفکر خاطر ہجران کشیده	چه تصویر غم جانان کشیده
طرازش جادوی کلک خیال است	بنام ایزد عجب سحر حلال است
دل آشفته ام حسب حالش	خیال آمد ز سال این خیالش
رقم کردم بطرز خوش مثالی	سراپای بت مست وفائی

۱۲۷۳ ہجری

قطعۂ تاریخ رقم زدۂ خامۂ جواہر بار سخن دان معجز رقم

مولوی عبد الغفور خان بہادر نساخ

وہ مست کہ سرمستی عشق صنم ہے	ہے گو کہ جوان پر ہے کہن پیر محبت
گو ضبط سے تیور پہ نہو میل لیکن	دل خون ہے جان زخمی شمشیر محبت
باقی ہے زمانے مین ابھی دم سے اوسی کے	عزت ہوئی الفت کی کہ توقیر محبت
لکھا ہے نئے طرز سے اوس نے جو سراپا	زیبا ہے اوسے گر کہو تحریر محبت
ہر شعر ہے یادگار الفت ہم کہین کیا	فقرہ ہے ہر ایک یا کہ ہے تیر محبت

غنا مۂ ہجراں ہے سراپا وہ نہیں ہے
پیدا ہے سر اک لفظ سے تاثیر محبت

مجھکو سن فصلی کی جو نستاخ ہوئی فکر
بولی یہ ملک کھینچ گئی تصویر محبت

١٢٦٤ فصلی

حرف سر مصرع سے بھی پائی سن ہجری
جب غور کرے عاشق دلگیر محبت

١٢٧٣ ہجری

خاتمۃ الطبع

خدا کی عنایت سے اندنون کتاب سراپا مسمیٰ سراپا الم موسومہ تصویر غم مولفہ
اشرف شعرای نامدار مستند کاملین روزگار نازک خیال سحر مقال رشک کلیم
وقدسی جناب حکیم اشرف علی صاحب متخلص بہ مست
صاحب رسالہ ترکیب الصلوۃ وغیرہ مطبع منشی نول کشور
واقع لکھنو ماہ شوال سنہ ۹۰ ہجری مین چھپی اور
مطبوع طبائع شاعران نامی ہوئی

+ + + +

+ + + +

١٢٣٥٧